یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون

الحمد للہ کہ درین زمان برکت آوان رسالہ

کاشف الظلام

المسمی بہ

ازالۃ الاوہام

علی بار الحمام ببعض العوام

فی المنام

بتاریخ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ

بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۸۹۸ع

از مصنفات مولوی مرزا محمد باقر بن علامہ فہامہ مولوی مرزا احمد علی مغفور مرحوم ساکن لکھنؤ محلہ غوث گنج۔

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی حلیہ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفیٰ و مدح آئمہ ہدیٰ کہتا ہے
بندہ کمترین خادم مومنین محمد باقر بن علامہ فہامہ مولوی
مرزا احمد علی مغفور مرحوم کہ فضائل مآب کمالات انتساب
جناب مولوی مرزا رضا علی صاحب نے دربیان واقعہ غدیر
رسالہ کاشف الحق واسطے تفہیم عوام کے اردو مین لکھہ کے
چھپوایا جو کہ طبع مین اوسکے کسیقدر تعجیل واقع ہوئی بدین
سبب بعض مدعیان علم و عمل و مفتیان مقام فرنگی محل نے اگرچہ
بظاہر ناقض الحق احق بالاتباع کے ہین لکن عاقل و کامل
خوب پہچانتے ہین کہ باطنہین بسبب کاسف الحق ہونے کے

بنظر عیب بینی و نکتہ چینی کے بنا بر شعر غیری جنی وانا المعاقب نبیکم

اکا نتی سبابۃ المتندم و القاظ الہاجع وتنبیہ الراقد نا کس لکھے

انہ انجا کہ کتاب مذکور بنا بر مشہور بین الا علام از قسم

اضغاث احلام اور ناقض مدعاے مؤلف تھے بنا بر آن

کمترین نے ازالۃ الاوھام لاضغاث احلام لکھے بجوبہ تعم

امید یہہ ہے کہ بعد ملاحظہ رسالہ ہذا بجائے اون لن

ترانیون کے اقیلونی کہین بس مخفی نرہے کہ ابتدار

کتاب مین جو الحق احق بالاتباع لاعن مقصد ربانسے جاری

ہوا ہے تحقیق طلب ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے اگر بطور

حکایت ہے تو تیولون بافواھھم صادق ہے اور اگر بنا بر

اعتقاد ہے تو بقیہ اوس کا جو کہ اکابر اہل سنت سے مثل ابن

مردوی ونور الدین شافعی سے مروی ہے جسکا خلاصہ

علی مع والحق مع علی ہے پس نتیجہ اسکا فعلی احق بالاتباع

ہے جو کہ خلاف مشرب صاحب کتاب ہے کیونکہ شعار

اونکا تفضیل مفضول ہے پھر ایسا لکھنا بھی فضول ہے اور

ادراک حضرت علی اعلیہم السلام
ہے چنانچہ حضرت امیر حمزہ جیسا

فقرہ دار العلم والعمل بہی محل کلام ہے اگر بیان ماضی ہی تو گذشتہ را صلوات اور اگر بیان حال ہے تو ادعاے محض ہے والا کوئی نکوئی راجع کا مانع ہوتا یہہ تو طرز بازاری ہے جیسے علمار کو بیزاری ہے اور اگر استقبال کا حال کوئی جانتا نہین ہے لا یعلم نفس سے ظاہر ہے قال اونکو ہمارے یہان سے تلمذ ہے اقول اس سے کیا مطلب ہے بنابر اطلبوا العلم ولو بالصین کی جبکہ طلب العلم اہل صین سے مانع ہو سکے ہے تو اہل فرنگی محل سے کیا مانع وقطع ہے اگر مقصود بزرگی ہے تو اوستاد برحق کو نہ ہر کس وناکس کو اوستاد تو کیا اگر پدر بہی ناحق پر ہو تو ارشاد کرنا ضرور ہے یا ابت انی اراک وقومک فی ضلال مبین شاہد ہے اور موسیٰ نے بہی فرعون سے جسکے پرورش یافتہ تہے بدین سبب مقابلہ کیا یہہ شیخی آپکی تو اعتباری ہے اگر تحقیق کرکے غور فرمائین تو آپ ہمارے یہانکے شاگرد ہونے کا خود اقرار فرمائین انا مدینۃ العلم وعلی بابہا دلیل ہے جو کہ غیر از باب داخل مدینہ ہو اسکو کیا کہتے ہین بس شیعیان علی شیخ ہین شیعیان شیخین سکے

قال صفحہ تین سطر نو کتب اہل سنت میں جا بجا مرقوم نہیں اقول
نفی کتب سنیہ علی الاطلاق آپکی معقولیت سے بعید بلکہ ابعد ہے
جبکہ عدم الوجدان لا یدل علی عدم الوجود مقولہ اسلاف موجود
ہے اگر عبقات الانوار ازراہ تحقیق الحق مطالعہ فرمائیں تو البتہ
کذب مدعا آپکا ظاہر ہو اور طالب حق کو بیان حق امام غزالی
حقیقت میں ہادی عظیم و کاشف الحق ہے واللہ یہدی من
یشاء الی صراط مستقیم جو کہ سر العالمین میں فرماتے ہیں وہذا
تسلیم و رضا ثم بعد ذلک غلب الہوی بحب الریاسۃ والدینار
و فتح البلاد والامصار فنبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمنا قلیلا
فبئس ما یشترون حیا ہو تو یہی بس ہے آگے ہوس ہے اور اگر
نفی کتب مخفیہ ہے یہ تو سہو کاتب ہے افسوس تو یہ ہے کہ
سہو کاتب و عالم میں تمیز نہیں ایسے بھی عالم کہلاتے ہیں قال
صفحہ چار سطر آٹھ صحیحین میں یہ حدیث نہیں ہے

اقول اگر متاخرین نے نہیں پایا تو ممکن ہے
کہ تحریف واقع ہوئی ہے جیسا کہ آپکی تحریر سے بھی ثابت ہوتا ہے

صفحہ آٹھہ سطر دو سوائے چھپی ہوئیکی پس معلوم ہوا اگر قلمی قدیمی مین
اور کچھہ پایا جاوے تو پایہ اعتبار سے ساقط ہے شاید کہ وجہ
اسکی یہہ ہو کہ چھپا باصلاح و اجماع علماء دار العلم و العمل چھپا ہو
پس یہہ اجماع بہی حجۃ صحت ہے سابق مین بہی ایسا واقع ہوا
ہے چنانچہ بعض شراح ہدایہ حنفی نے نقل کیا ہے کہ حدیث غدیر
کو علی الاطلاق حیوان مطلق حمیر و بغال پر جاری کیا اور دفتر
دیا بدین سبب علماء عصر نے شہر سے بدر کیا اور صحیح کی تصحیح کی
مصائب النواصب مین بجواب طائفہ گیارہ نواقض الروافض
کے مسطور ہے ثانیا یہہ کہ صحیحین مین نہین ہے تو نہین صحیح و صحاح
باقیہ مین تو باقی ہے بلکہ جو اونسے اصح ہے اون مین تو ہے جیسا کہ
آپ اپنی فضیلت صاحب رسالہ پر جتاتے ہین اگر ویسی ہی فضیلت
ہو تو مسلم ہے یا نہ اگر فرمائین کہ نہین تو کیا وجہ ہے کیا یون بعید
جیسے کہتو نکا فرق بولتے ہین اور اگر صحیح و مسلم رکہیگا تو ہم اوسکی
تصریح لکھین گے قال صفحہ چار سطر آخر چند روز کی بات ہے اقول
کیا تعجب کی بات ہی یہہ تو خدا کے ہاتھہ ہے سہ خدا کی دینکا مو سے

سے پوچھئی احوال کہ آگ لینے کو جاویں پیمبری مل جاوے اگر

شاگرد استاد سے بڑھ جاوے تو کیا جاے تعجب ہے یہ تو اوسکی

شان ہے کل یوم ہو فی شان ہے اگر مختصر معانی پڑھے ہوتے

تو اس شعر کا خیال ہوتا اشاب الصغیر وافنی الکبیر کر الغداۃ ومر العشی

آپ تو بہیر زاہد پڑھانیکے مدعی ہیں غلام یحییٰ میں مذاکرہ صحیح ونمیشہ بیکار

کا نہیں پڑھا پہر کیا پڑھایا ہوگا معلوم ہوا کہ اضغاث الاحلام ہے

لہذا دعوے تعلیم باطل ہے افسوس کہ ایسی حضرات محمد فاضل

کہلاتے ہیں قال صفحہ پانچ سطر آخر ولم ینقلہ المحققون اقول

آپ بہی سنی ہو کے سنے سنائی مان لیتے ہیں قیاس سے نہیں

پہ کہتے ہیں لہذا ناظرین ایرادات پر کہہ لیتے ہیں اگر اپنا قول

ہی بیان کرتے ہیں تو بہی تو صحیح نہیں ہے اسواسطے کہ نقل محققین

جد ائمہ واساطین حضرات سنیین عبقات الانوار سے کالشمس

فی رابعۃ النہار آشکار ہے اگر آپ نہ دیکہیں تو چشمۂ آفتاب کا کیا گناہ

صادق ہے نورالدین شافعی فرماتے ہیں منکر اسکا قابل اعتنا

کے نہیں ہے امام غزالی نے تو ختم کیا قلم کو توڑ دیا امامیہ بہی علاوہ

الیسا ہہین کہتے ہین امام رازی نے اربعین مین اس خبر کو قسم آحاد سے لکہا ہے مفاتیح مین بتائید غیبی شان نزول بلغ کا قران ہانہہ مین لیکر واقعہ عجیبہ لکہا ہے منکرین کو کیسے جلایا ہے حق زبان جاری ہوا ہے الحق لیعلو و لا یعلی کے یہی معنے ہین اور علامہ زمخشری اور محمد بن ابراہیم ثعلبی اور شیخ عبد الحق دہلوی اور مولوی ولی اللہ لکہنوی نے بہی لکہا ہے کہ اکثر اصحاب و امہات مومنین تہنیتہ امیر المومنین بجا لائے پس ساکنان دار العلم والعمل و مقیمان مقام فرنگی محل کیا فتوے دیتے ہین یہ حضرات محققین ہین یا نہ یہہ بہی سنی سنا ئی کہہ گئے فقط شارح مقاصد جو کہ مطابق آپکے اعتقاد کے لکہتے ہین وہی خاص محقق ہین قال صفحہ چہ سطر گیارہ گرہ لیتے ہین افعل گرہ بنا اور پڑہ پڑہ کے کہنا آپ ہی کا کام ہے کہ ابی الحدید کی تعلید سے ہم بہی کیسے بیان جدید و ملایم سے اثبات کرتے ہین خصائص نسائی کو کاتب نے جو زری بنجیاں لا سکی کہ ہم زہ محاورہ عوام مین زوجہ وجہ بمعنی نساء جو قرآن مین نسا ر کم حرث لکم آیا ہے کاتب بہی سمجہ کے

نسائیکو جوزی لکھہ گیا ہے اگر خصائص نسائیمین ہنو تو آپکی لن ترانیان بجا ہین
ہم پہلے سے عذر کرتے ہین اوسپر بھی آپ عذر کرتے ہین کیا کرین **قال** صفحہ
چھہ سطر آخر موفق بن احمد کی کتاب مطالب نہین **اقول** کیون نہین آپکی سمجھ کا
پھیر ہے خدا توفیق خیر دے کاتب نے محمد موفق لکھا ہے اور محمد بن احمد ذہبی کی فتح المطالب
فی مناقب علی ابن ابیطالب ہے اور لیجیئے موفق بھی صحیح ہے مناقب کو کاتب نے مطالب
لکھہ گیا ہے موفق بن احمد معروف با خطب خوارزم کی کتاب مناقب ہے جسمین لکھا ہے
کہ حضرت فاروق نے اقرار مولائیت جناب امیر کا کیا ہے ہین خوف الہی سمجھہ
ہے کہ مبادا امام غزالی اور امام رازی اور علامہ زمخشری اور مقتدائے دہلوی اور
پیشوائے لکھنوی کو بھی کہین کہ سنی شناس لکھتے ہین یا تحقیق نہین کرتے ہین یہہ سنی
نہین ہین اسواسطیکہ واقعہ غدیر کے قائل و ناقل ہین **قال** صفحہ سات سطر دو سیر صحابہ
ہمارے مذہب کی کتاب نہین **اقول** کیون نہین آپکو کتب سیر کی سیر نہین ہے یا سیر لکھی ہے
علماء کو بھی جھوٹھا لتے ہین محقق کب مانتے ہین ملا چلپی کشف الظنون مین لکھتے ہین کہ سیر صحابہ
عبد السلام خوارزمی کی ہے آپکا انکار ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ احمد اللہ صاحب فرماتے ہین کہ شافیہ کافیہ ابن
حاجب کی یا الفیہ ابن مالک کی نہین سننے والا کہیگا الحمد للہ کہ نیولا پڑا لکھا نہین تو اوسکا کہنا
سند نہین **قال** صفحہ سات سطر آٹھہ ان کتابونکا خطبہ و دیباچہ کیا ہے **اقول** اسے کیا فائدہ ہے
کیا یہہ کتابین ممکن نہین اگر ہین تو کیا مطلب ہے اگر نہین تو

کیا محرف ہین جبکا احراق بدرجہ ثبوت کے ہے جب وہ ممکن
ہین بس یہہ کیون نہین ممکن ہین نہایت یہہ کہ ترتیب مین
کچھہ فرق بکمی کے ہو تو بھی امکان سے باہر نہین ہان اگر سوال
کرتے کہ صحیح بخاری عربی ہے یا فارسی اگر عربی ہے تو بخارا
عرب سے نہین اگر فارسی ہے تو صحیح نہین ہے تو جواب اسکا
خالی اشکال سے نہ تہا قال صفحہ آٹھہ سطر نو صحیحین سے
نکالدیجی اقول یہہ بیان تو مکرر ہوا ہے کہ سہو کاتب ہے اور
تحریف صحیح بخاری تو آپکی بیان سے اور بیان علما سابقین سے بدرجہ
ثبوت کے ہے پہر نفی کرنا صحیح نہین بہلا اگر دونسے زیادہ تر
صحیح سے نکالدین جسکی تصریح کا وعدہ کیا ہے مانیگا یا
نہ مانیگا تو ہٹ دہرمی ہے کیا وجہ ہے مانیگا تو عین انصاف
ہے سفینی قتیبہ بن سعید بلخی مقتدائے بخاری ہین عبدالکریم
سمعانی نے اوصاف جلیلہ جمیلہ اونکے لکھی ہین ہو المحدث

فی الشرق والغرب لہ رحلۃ الی العراق والحجاز والمصر والشام

اور روایت کی ہے اونسے ائمہ خمسہ حضرات اہل سنت نے
بخاری و مسلم و ابو داؤد و ابو عیسیٰ و ابو عبدالرحمن نے خصائص
نسائی میں روایت اونکی ابی عدی و عوف و میمون نسبے واقعہ
غدیر مروی ہے اسیر بھی نہ مانیگا تو کیا صحیحین معتمد ثقلین
سے ہیں اسکا کوئی مسلم قائل نہیں ہے خاتمہ یہہ کہ جو کہ علما
ہین نہ وہ کہ جو محمد فاضل ہین نفس مطلب کا لحاظ رکھتے ہین
نزاع لفظی کو توجہہ نہیں کرتے ہین اگر کسی وجہ سے کوئی غلطی
واقع ہوتی ہے سمجھہ لیتے ہین اگر سہو عالم بھی ہوتا ہے تو برا کہتے
ہین اگر اوسکے بحث مین فائدہ نہین ہوتا ہے تو توجہہ نہین کرتے
ہین اور کہتے ہین ان الانسان لیسادق السہو والنسیان اور
اگر فائدہ بین ہوتا ہے تو البتہ لے دیکرتے ہین ایرادات پر کہتے
ہین استعداد اپنی جتاتے ہین لیس اس جون رجرا کرنے سے خلافت
ثابت نہین اور نہ عدم نقل محققین یک من علم را دہ من عقل
باید معروف ہے انسان بھی عقل ہی سے مکلف ہے الا استغفر
منتہی ہین فافہم لعل اللہ یحدث بعد ذالک رشدا نہین تو ایسے

اعتراضات کا جو کہ کسیطرح قابل اعتبار نہیں ہیں اعتنا کرنا ضرور نہیں ہے اسواسطے کہ سے قیل ان الالہ ذو ولد؛ قیل ان الرسول قد کہن ؛ ما نجی اللہ والرسول معا من لسان الوری فکیف انا لیس اگر طالب حق ہیں تو لازم ہے کہ تردید مطالب کاشف الحق بالدلیل والبرہان فرمائیں من الثقلین او من احد الصحیحین سے کہ صحیح نہیں ہیں ورنہ پیروی حق کی کریں تاکہ الحق احق بالاتباع کی تصدیق ہو وفعلت فعلتک التی فعلتها

تمت بتاریخ ہفتم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ ہجری بمقام لکھنو محلہ وزیر گنج در مطبع اثنا عشری طبع شد

صحیح نامہ رسالہ ازالۃ الاوھام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
لوح	۵	ازالۃ اوھام	ازالۃ الاوھام
لوح	۶	علی بارا اھام	علی مارایھا
۲	۳	علامہ فہمامہ	علامہ فہامہ
۲	آخر	کاشف الحق	کاسف الحق
۳	۵	لاضغاث احلام	اضغاث الاحلام
۳	۱۳	علی مع و الحق مع علی	علی مع الحق و الحق مع علی
۴	۴	اوگر استقبال	اور استقبال
۴	۱۰	ار ائنک	ار ایک
۹	۴	محمد موفق	محمد کو موفق
۱۰	۱۰	مانیگا یا	مانیگا یا نہ
۱۲	۳	والرسول معان	والرسول معاً